متقی کون ہے

(فرمودہ ۲۳-جنوری - بمقام قادیان)

تشہد' تعوذاورسورۃ فاتحہ کے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب نے سورۃ بقرہ کے پہلے رکوع کی تلاوت کی:-

اور پھر فرمایا:-

یہ سب سے پہلا رکوع ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کے نزول اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی غرض بیان کی ہے اوروہ یہ ہے کہ یہ کتاب انسان کو متقی بنا کر اعلیٰ سے اعلیٰ درجہ تک پہنچاتی ہے- اوران دینی و دنیوی ترقیات کی راہ دکھاتی ہے جن پر ایک انسان پہنچ سکتاہے- چونکہ ہرقوم کے نقطہ خیال سے متقی کی جُدا تعریف ہے' ہندوؤں کے نزدیک متقی اور ہے یہود کے نزدیک اور' عیسائیوں کے نزدیک اور- اس لئے اب بتانا ہے کہ ہمارے نزدیک متقی کون ہے- دنیا میں دو قسم کے لوگ ہیں- ایک وہ جن کا ظاہروباطن یکساں ہے جو خیالات ان کے جی میں ہیں اس کے مطابق ان کا عمل ہے- دوسرے وہ جن کا اندر کچھ ہے اورباہر کچھ' ظاہر کچھ باطن کچھ-

اللہ تعالیٰ فرماتاہے کہ متقی وہ ہے کہ ہم خواہ کتنے ہی غیب میں ہوں ہم پر اس کا ایمان کامل رہتاہے اورپھراورجو چیزیں غیب میں ہیں' ان پرایمان لاتاہے- اس کے دل میں کھوٹ نہیں ہوتا- پھروہ نمازوں کو قائم کرتاہے- یہ تواپنے خالق سے تعلقات کی نسبت فرمایا- دوسرا تعلق مخلوق سے ہے- سواس کیلئے ارشاد ہوتاہے کہ جو کچھ اللہ نے اس کودیا ہے وہ اس میں

سے خرچ کرتا رہتا ہے۔ جس شخص کے مخلوق سے تعلقات عمدہ نہیں اس کے تعلقات اپنے خالق سے بھی اچھے نہیں رہ سکتے' اس لئے قرآن مجید نے دونوں طرفوں کو لیا ہے۔ جو بڑی لمبی لمبی نمازیں پڑھتا ہے اور خدا کی مخلوق سے بدمعاملگی کرتا ہے' اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص اپنے حاکم کے سامنے نہایت مؤدّب کھڑا ہو مگر جب وہ اپنے حاکم کے سامنے سے ہٹے تو اپنے ماتحتوں پر ظلم کرنا شروع کردے۔ یہ شرفاء کا کام نہیں۔ خدا نے اپنی مخلوق پر شفقت کرنے کو بھی عبادت فرمایا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ مَیں ننگا تھا تم نے مجھے کپڑا نہ پہنایا' بھوکا تھا مجھے کھانا نہ کھلایا' پیاسا تھا مجھے پانی نہیں پلایا' بیمار تھا میری بیمار پُرسی نہیں کی۔ وہ بندے عرض کریں گے کہ یہ آپ کی شان کہاں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میری مخلوق میں سے چھوٹے سے بیمار یا بھوکے پیاسے کے ساتھ ہمدردی کرنا گویا میرے ساتھ ہمدردی کرنا ہے [۱]۔

خدا نے اپنی بخشی ہوئی نعمتوں کی کوئی حد بندی نہیں کی جو کچھ بھی کسی کو خدا نے دیا ہے چاہیئے کہ اس میں سے کچھ اس دینے والے کے نام پر خرچ کرے۔ اگر علم دیا ہے تو علم میں سے مال دیا ہے تو مال میں سے۔ اس صفت سے متصف انسان دوسروں کے حقوق تلف نہیں کرتا کیونکہ جو اپنے پاس سے بھی کچھ دینے کی عادت رکھتا ہو وہ کبھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ کسی کے مال پر بیجا تصرف کرے۔ غرض متقی کے خالق اور مخلوق دونوں سے تعلقات نہایت عمدہ ہوتے ہیں وہ اپنے اندر فرمانبرداری کی روح رکھتا ہے۔ نہ صرف قرآن مجید پر ہی ایمان رکھتا ہے بلکہ اس سے پہلے جو کتابیں آئیں ان پر بھی ایمان لاتا ہے اور قرآن مجید کے بعد جو وحی نازل ہو اس پر بھی ایمان لانے کو تیار ہے۔ اس کا اپنا کوئی نفس باقی نہیں رہتا' وہ ہر حالت میں خدا کی رضاجوئی کا آرزومند رہتا ہے۔ ایسے لوگوں کی نسبت فرماتا ہے کہ یہ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں اور جو ہدایت پر چلیں گے وہی کامیاب اور منصور ہوں گے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف ہاتھ میں ہاتھ دینے سے نجات ہو جاتی ہے مگر ایسا ہرگز نہیں' عمل کی ضرورت ہے جو خدا کے فضلوں کا جاذب ہے۔ اللہ کا یہ احسان کیا کم ہے کہ اس نے ہماری ہدایت کیلئے ایسی روشن کتاب عطا فرمائی اس احسان کے شکریہ میں تو اور بھی اس کا فرمانبردار بننا چاہیئے' نہ یہ کہ اُلٹا خدا یا اس کے فرستادہ پر احسان رکھیں کہ ہم ایمان لائے۔ اگر کوئی شخص رستہ سے بھٹک گیا ہو اور دوسرا اسے سیدھے راستہ پر چلادے تو اب یہ اس رستہ پر چل کر راہنما پر احسان

نہیں جتاسکتا کہ دیکھ میں تیرے بتائے ہوئے رستہ پر چل رہا ہوں بلکہ اسے ممنون ہونا چاہیئے کہ مجھ بھولے ہوئے کو رستہ دکھایا- خدا تعالیٰ کے بڑے بڑے احسانات ہیں اور ہم پر تو بہت ہی احسان ہیں اس لئے ہمیں چاہیئے کہ عبد شکور بنیں- اللہ تعالیٰ توفیق بخشے کہ ہم سب متقی ہوں اور پھر متقی ہو کر قرآن کی بتائی ہوئی ہدایت پر چلیں اور اس پر چل کر کامیاب ہوں-

(الفضل ۲۸-جنوری ۱۹۱۴ء)

لے مسلم کتاب البر و الصلة باب فضل عیادة المریضِ